غسل کرنے کے کتنی دیر بعد احرام پہنا جائے؟

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3671

تاریخ اجراء: 10 رمضان المبارک 1446ھ / 11 مارچ 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عمرہ کے لیے غسل کرنے کے فوراً بعد احرام پہننا ضروری ہے یا کچھ وقت کے لیے کوئی اور لباس پہن کر بھی احرام پہن سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ہر قسم کے احرام (چاہے عمرہ کا ہو یا حج کا) کی سنتوں میں سے ہے کہ باطہارت احرام باندھا جائے اور اس میں زیادہ بہتر ہے کہ غسل کر لیا جائے اور اگر وضو کیا تو وہ بھی کفایت کرے گا، اور یہ فضیلت تبھی حاصل ہو گی جبکہ حدث ہونے سے پہلے پہلے احرام باندھا جائے، پس اگر غسل کے بعد احرام باندھنے میں دیر کی یہاں تک کہ حدث ہو گیا اور پھر اس کے بعد احرام باندھا تو فضیلت حاصل نہیں ہو گی۔ لہذا فضیلت پانے کے لیے اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ غسل کے بعد اتنی دیر نہ کی جائے کہ حدث ہو جائے بلکہ حدث ہونے سے پہلے پہلے احرام باندھ لیا جائے۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ صرف ان سلی چادریں باندھنے کا نام احرام نہیں ہے بلکہ احرام کا مطلب ہے: "احرام کی نیت کے ساتھ تلبیہ وغیرہ پڑھنا۔" اور احرام باندھتے ہی مرد کے لیے سلا لباس پہننا حرام ہو جاتا ہے، اس لیے احرام کی نیت کرنے سے پہلے پہلے ان سلی چادریں پہن لینی چاہییں۔

در مختار میں ہے "وشرط لنیل السنۃ أن یحرم وھو علی طھارتہ" ترجمہ: سنت پر عمل کے پائے جانے کی شرط ہے کہ وہ باطہارت ہو کر احرام باندھے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے "(قولہ وشرط إلخ) أي لأنہ إنما شرع للإحرام حتی لو اغتسل فأحدث ثم أحرم فتوضأ لم ینل فضلہ، ملتقطا" ترجمہ: (مصنف کا قول شرط ہے۔۔ الخ) کیونکہ غسل احرام کے لئے ہی

مشروع ہوا تو اگر کسی نے غسل کیا، پھر اسے حدث لاحق ہوا پھر اس نے احرام باندھا اور اس کے بعد وضو کیا تو وہ غسل والی سنت کی فضیلت نہیں پائے گا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 481، دار الفکر، بیروت)

نہر الفائق میں ہے " أن هذا الغسل إنما شرع للإحرام فيشترط لنيل السنة فيه أن يحرم وهو على طهارته حتى اغتسل فأحدث ثم أحرم فتوضأ لم ينل فضله كذا في (البناية) " ترجمہ: بیشک یہ غسل احرام کے لئے مشروع ہوا ہے تو سنت پر عمل کے پائے جانے کی شرط ہے کہ وہ باطہارت ہو کر احرام باندھے، حتی کہ اگر کسی نے غسل کیا، پھر اسے حدث لاحق ہوا پھر اس نے احرام باندھا اور اس کے بعد وضو کیا تو وہ غسل والی سنت کی فضیلت نہیں پائے گا۔ یونہی بنایہ میں ہے۔ (نہر الفائق، ج 2، ص 64، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے " جب وہ جگہ قریب آئے، مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مَل کر نہائیں، نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض و نفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہو گیا اور احرام باندھ کر وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں۔ " (بہار شریعت، ج 1، حصہ 6، ص 1071، مکتبۃ المدینہ)

حقیقۃً احرام خاص حالت کا نام ہے، نہ کہ احرام میں باندھی جانے والوں چادریں احرام ہیں، ہاں مجازاً ان چادروں کو احرام کہا جاتا ہے، چنانچہ اِحرام کی تعریف کے متعلق قاضی ابو الحسن علی بن حسین السغدی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 461ھ / 1068ء) لکھتے ہیں: "اما الاحرام فهو التلبية مع وجود النية" ترجمہ: بہر حال احرام تو وہ (حج یا عمرہ یا دونوں کی) نیت کے ساتھ تلبیہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے۔ (النتف فی الفتاوی، کتاب المناسک، فرائض الحج، صفحہ 133، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم